تقلید پر فخر کرنا ضمیر کی موت ہے!

حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ قلمی دنیا میں ایک مستند نام ہے۔ حکیم صاحب کی بیسیوں کتب دنیا کے طول وعرض میں قرآن وحدیث کا نور پھیلا رہی ہیں جو یقیناً ان کیلئے صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ان شاء اللہ) زیرنظر مضمون بھی ان کے قلم کا ایک عظیم شہ پارہ ہے۔ مضمون کی تخلیق کے وقت اگرچہ مخصوص حالات تھے جن کی بناء پر یہ مضمون تحریر کیا گیا لیکن اس مضمون کی افادیت اب تک مسلمہ ہے۔ لہذا قارئین اسی تناظر میں اس کا مطالعہ فرمائیں (ادارہ)

تقلید کی روش سے بہتر ہے خود کشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے
(اقبال)

ہمارا ایک مضمون ''اسلامی نظام کے خدوخال'' ہفت روزہ الحدیث لاہور ۲۸ اپریل 1978ء صحیفہ اہل حدیث کراچی ''ہفت روزہ الاسلام'' ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' لاہور میں شائع ہوا تھا۔ اس کی تردید میں ایک رزی مضمون مولوی محمد ولی صاحب مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی کا ہفت روزہ ''خدام الدین'' لاہور نے یکم ستمبر 1978ء کے شمارہ میں شائع کیا تھا یہ رزی مضمون دراصل تردید برائے تردید تھی کیونکہ جو مضمون کتاب وسنت کے دلائل پر مشتمل ہو اس کی تائید اور تصدیق کی جاتی ہے نہ کہ تردید۔ چونکہ ہم نے اپنے مضمون میں جہاں اور بہت سی باتیں قابل نفاذ بیان کی تھیں۔

وہاں یہ بھی لکھا تھا کہ فقہ کا جو مواد مغائر حدیث ہے اس کو مٹا دینا چاہیے کیونکہ فقہ حنفیہ کتاب وسنت کی مانند الہامی تو ہے نہیں کہ ساری ہی صحیح ہو مقلد کیلئے یہ کیسے برداشت ہوسکتا ہے کہ وہ فقہ شریف کے بارے میں ایسی بات سن کر خاموش رہے۔ چنانچہ مولوی محمد ولی صاحب تقلید کی ہفت آتشہ پی کر فقہ کے فراق میں نغمہ سرا ہوگئے۔ اور ایک طویل جدلی مضمون ''خدام الدین'' لاہور میں سپرد قلم کر دیا جس کا مدلل جواب ہماری طرف سے ہفت روزہ اہل حدیث لاہور یکم دسمبر 1978ء شمارہ نمبر 49,48 اور صحیفہ الحدیث کراچی اور ترجمان الحدیث لاہور میں چھپ گیا ہے۔ اس جواب سے مولوی محمد ولی صاحب کا جذبہ جدل سوء مزاج دوار سر سے دوچار ہے۔

مولوی محمد ولی صاحب تقلید پر فخر کرتے ہیں اور الحدیثوں کو غیر مقلد کہہ کر حقیر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''یادش بخیر مولوی محمد صادق صاحب سیالکوٹی جو غیر مقلدوں کے مشہور عالم ہیں اور جن کے افادات آئے دن غیر مقلدوں کے رسائل اور مجلات میں چھپتے رہتے ہیں بڑے مزے کے آدمی ہیں۔ وہ روزانہ ایسی نئی نئی باتیں اپنے ذہن ودماغ سے نکالتے ہیں کہ سارے غیر مقلدین ان کو پڑھ کر عش عش کرتے ہیں۔ یہ انکی حقیقت میں مولوی صاحب کا خاص حصہ ہے۔ ہر غیر مقلد عالم کا دماغ اتنا شاداب کہاں'' (خدام الدین یکم ستمبر 1978ء)

مولوی محمد ولی صاحب درجہ تخصص فقہ اسلامی ہمیں بار بار بجائے الحدیث کے غیر مقلد غیر مقلد کہتے ہیں۔ ہمارے رسائل اور مجلات کو غیر مقلدوں کے رسائل اور مجلات لکھتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد ایک قسم کی گالی ہے یا برائی ہے اور مقلد ہونا در خود تحسین اور بڑی خوبی واچھائی ہے۔ ہم غیر مقلد ہیں اور مولوی صاحب مقلد ہیں۔ وہ تقلید پر فخر کرتے ہوئے ہم کو غیر مقلد کہہ کر حقیر جانتے ہیں۔ آج کے مضمون میں ہم مقلد اور غیر مقلد کا مابہ الامتیاز بیان کرتے ہیں۔ یعنی مولوی محمد ولی صاحب مقلد کی تقلید کی شکل وصورت ناظرین کرام کو دکھاتے ہیں۔

لغت کے اعتبار سے تقلید کے معنی ہیں کسی کا پٹا گلے میں ڈالنا۔ قلادہ پٹے کو کہتے ہیں۔ تقلید پٹا ڈالنا اور مقلد کے معنی ہوئے گلے میں امام کی رائے کا پٹا ڈالنے والا غیاث اللغات میں ہے:

تقلید گردن بند در گردن انداختن وکار بعہد کسے ساختن و مجازاً بمعنی پیروی کسے بے دریافت حقیقت آں۔

یعنی گردن بند (پٹا) گلے میں ڈالنا اور مجازی معنی ہیں بغیر حقیقت اور دلیل جانے کسی کی تابعداری کرنا۔ اسی طرح لغت کی کتاب بہار عجم میں ہے کہ قلادہ گردن بند (پٹا) اس کی جمع قلائد آتی ہے قلائد کا لفظ قرآن مجید میں جانوروں کے گلے کے پٹوں کے بارے میں آیا ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ مائدہ۔

شرعی اصطلاح میں تقلید کی تعریف ملا علی قاری حنفیؒ کرتے ہیں۔'' **والتقلید قبول قول الغیر بلا دلیل فکانه لقبوله جعله قلادة فی عنقه**''

تقلید قبول کرنا قول غیر (نبی) کا بغیر ثبوت و

دلیل کے گویا اس مقلد نے امام کا قول قبول کر کے اپنے امام کے قول کو اپنے گلے کا پٹا بنا لیا۔ یعنی مقلد نے اپنے امام کے قول کا پٹا گلے میں ڈال کر رسی امام کے ہاتھ میں پکڑا دی ہے۔ اب امام جدھر چاہے اس ''جانور'' کو لے جائے وہ بے زبان بے بس ہے۔ مسلم الثبوت میں تقلید کی تعریف ہے:

" التقلیدالعلم بقول الغیر من غیر حجة "

امام کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید ہے۔

علامہ سبکیؒ شرح جمع الجوامع میں فرماتے ہیں:

"التقلید اخذ القول من غیر معرفة دلیله"

" تقلید ہے کہ غیر نبی (امام) کے قول کو اس کی دلیل جاننے کے بغیر قبول کرنا"

اعلام الموقعین میں عبداللہ بن معتمر فرماتے ہیں

"لا فرق بین بھیمة تنقد و انسان یقلد"

مقلد انسان میں اور مطیع حیوان میں کوئی فرق نہیں۔

کیونکہ حیوان کے گلے میں بھی پٹا ہے اس کا مالک جدھر چاہے مقلد کو لے جائے۔ نہ حیوان چوں کر سکتا ہے نہ انسان مقلد چرا کر سکتا ہے۔ (مولوی محمد ولی کو مقلد کہلانا مبارک ہو)

تقلید کی اس مسلمہ تعریف کی رو سے مقلد بالکل حیوان کی مانند بے زبان و بے اختیار ہے اسے دلیل، حجت شعور اور علم سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کا فرض ہے کہ وہ صرف امام کے قول کو ہی سنے اور سنائے اور عمل میں لائے اگر اسے دلیل کا خیال بھی آ گیا تو وہ غیر مقلد ہو جائے گا کیونکہ دلیل علم ہے اور تقلید بے علمی کا نام ہے۔ جب تک مقلد بے علم، جاہل صرف امام کے بے دلیل قول پر عامل ہے وہ مقلد ہے کہ عدم علم تقلید کی ماہیت میں داخل ہے اگر دلیل سے عمل کیا تو اسی وقت غیر مقلد ہو گیا۔

جیسا کہ جناب مولوی محمد ولی صاحب اپنے مضمون میں لکھ چکے ہیں کہ ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں:

"بل کلفھم ان یعملوا بالسنة ان کانوا علماء او یقلدو ان کانوا جھلاء"

یعنی علماء ہونے کی صورت میں سنت پر عمل کریں اور جاہل ہوں تو تقلید کریں۔

معلوم ہوا کہ تقلید جاہل کیلئے ہے عالم کیلئے نہیں عالم مقلد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علم اور تقلید دو ضدیں ہیں اور اجتماع ضدین محال ہے پس مولوی محمد ولی صاحب کو بحیثیت مقلد ہونے کے دلیل سے کام نہیں لینا چاہیے کہ دلیل یعنی سنت سے کام لینا عالم و غیر مقلد کا کام ہے اور امام کے بے دلیل قول پر چلنا مقلد کا کام ہے سمجھ میں آئی جناب کہ تقلید پر فخر کرنے کی بات۔

اٹھے نہ سود و زیاں سے بیش و کم سے اٹھے
ہزار فتنے تیرے ایک غلط قدم سے اٹھے

مولوی محمد ولی صاحب کو اپنے وعظوں اور تقریروں میں بحیثیت مقلد ہونے کے صرف امام کے اقوال بیان کرنے چاہئیں نہ وہ قرآن کی آیت پڑھ سکتے ہیں نہ ترجمہ کر سکتے ہیں اسی طرح نہ وہ حدیث زبان پر لا سکتے ہیں نہ ترجمہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ قرآن و حدیث دلیل اور حجت ہے اور مقلد کو دلیل اور حجت سے کوئی کام نہیں۔ علمائے مقلدین کو اپنے جمعوں، درسوں اور وعظوں میں یہی کہنا چاہیے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے امام صاحبؒ یوں ارشاد فرماتے ہیں امام صاحب کے بے دلیل اقوال کو ہی بیان کرتے رہنا تقلید کی لاج رکھنا ہے۔ اگر زبان پر حدیث رسول ﷺ آ گئی تو حدیث و دلیل کا آفتاب تقلید کی موم بتی کو فی الفور بجھا دیگا۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں:

" ولا خلاف بین الناس ان التقلید لیس بعلم و ان المقلد لا یطلق علیه اسم العالم" (اعلام الموقعین)

اور اس بات میں لوگوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں کہ تقلید ہرگز علم نہیں اور مقلد پر عالم کا نام اطلاق نہیں پاتا۔ یعنی جس طرح رات کو دن نہیں کہہ سکتے اس طرح مقلد کو عالم نہیں کہا جا سکتا۔ کہ تقلید شب یلدا ہے اور علم و تحقیق روز روشن ہے۔ پس تحقیق سے کام لینے والا غیر مقلد یعنی عالم ہوا۔ پھر مولوی محمد ولی صاحب مقلد ہو کر مولوی کس طرح ہوئے۔

یکے قطرہ باراں ز ابرے چکید
خجل شد چو پہنائے دریا بدید

ہاں تو مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا محمود الحسن صاحبؒ، مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ وغیرھم علمائے مقلدین کیونکر مولانا ہوئے؟ یہ سب علماء کہلانے والے کس طرح علماء کے زمرے میں آتے ہیں؟ جب کہ تقلید کی فقہی تعریف عدم علم اور جہالت ہے۔ پس مقلد کو تقلید پر فخر کرنا زیب نہیں دیتا بلکہ شرمساری اور ندامت کا باعث ہے کہ بی اے پاس کر کے ان پڑھ کہلاتا ہے ایم۔ اے کی ڈگری رکھتے ہوئے دست خط کرنے کی بجائے انگوٹھا آگے کرتا ہے کہ لگا لو۔ پتہ چلا کہ مقلد ہونا یا مقلد کہلانا ردائے حیثیت عرفی پر سبکی، خفت اور پشیمانی کے داغ ہیں اور غیر مقلد یعنی محقق اور عالم ہونا دلائل و براہین کے نور میں گامزن ہونا ہے جو در خود تحسین و ستائش ہے۔

تو تقلید نوش علماء کو غور کرنا چاہیے کہ تقلید ان کے لئے باعث ننگ و عار بھی ہے اور مضحکہ خیز بھی کہ مقلد عالم کے معنی ہیں ان پڑھ مولوی۔ اگر عوام کو پتہ چل جائے کہ تقلید علم کا منہ کالا کرتی ہے اور انسان کو بہیمت کی راہ دکھاتی ہے تو وہ اس کا نام تک زبان پر نہ لاتے۔ کبھی مقلد نہ کہلاتے۔

لیکن جن لوگوں نے عوام کو بھیڑ بکری بنا کر ان

کے گلے میں اپنی رائے اور خواہش کا پٹا ڈالا ہوا ہے اور وہ انہیں جدھر چاہیں کھینچے لئے جا رہے ہیں وہ لوگوں کے سامنے تقلید کی فرضی خوبیاں بیان کرتے اور اسے لعل بدخشاں بن کر دکھاتے ہیں۔ حالانکہ تقلید آدمی کی مت مار دیتی ہے اور اسے ''بدھو'' بنا کر رکھ دیتی ہے اسے سوچنے سمجھنے غور کرنے عقل وشعور سے کام لینے اور سند اور دلیل کا نام تک زبان پر لانے کی اجازت نہیں دیتی۔ تقلید اسے حکم دیتی ہے کہ جو تیرا مولوی، پیر، امام کہے بغیر سوچے سمجھے اسے مان اور اس پر عمل کر۔

اصل اور پکا مقلد وہ ہے کہ اگر وہ اپنے ''امام'' سے کھانے کیلئے آٹا طلب کرے اور امام اس کو سیمنٹ دے دے تو یہ اسے آٹا جان کر گوندھنے لگ جائے۔ اگر اس نے ذرا زبان ہلائی۔ جناب! یہ آٹا تو دکھائی نہیں دیتا سیمنٹ ہے تو وہ غیر مقلد ہو جائے گا۔ آپ اسی مثال پر حیران نہ ہوں اور نہ برا منائیں سنئے کسی عورت کا خاوند گم ہو جاتا ہے اور بہت عرصہ تک اس کی کوئی خبر نہیں ملتی۔ عورت مقلد ہے اپنے امام سے مسئلہ پوچھتی ہے کہ میرا خاوند بہت عرصہ سے لاپتہ ہے میں بیس سال کی جوان عورت ہوں اور ارمانوں کی لہر پر سوار ہوں میں کیا کروں؟ امام صاحب کہتے ہیں تو نوے (۹۰) برس انتظار کر۔ جب بھی تیرے خاوند کا پتہ نہ چلے تو پھر تُو بیوہ کہلائے گی۔ اب چار ماہ اور دس دن مدت کے گزار۔ جب تو ٹھیک ایک سو دس برس چار ماہ اور دس دن کی ہو جائے تو بڑی خوشی سے شادی کر سکتی ہے۔

قارئین کرام: بیس برس کی عمر میں اس کا خاوند گم ہوا۔ نوے برس اس نے انتظار کیا۔ چار ماہ دس دن اس نے عدت کے پورے کئے۔ اب ہوگئی وہ مقلدہ ایک سو دس برس چار ماہ اور دس دن کی۔ اب تقلید نے اس کو ''دھوم دھام'' سے شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ بتایئے کیا سیمنٹ کی مثال سے نوے برس کا تقلیدی فتویٰ عجب تر نہیں؟؟؟

ڈگمگاتی ہے رہ عشق میں ثابت قدمی
پاؤں انجام کے پڑنے لگے بہکے بہکے

اور سنیئے! ایک مقلد اپنی بیوی کو بیک بارگی تین طلاقیں دے دیتا ہے اب کف افسوس ملتا اور پچھتاتا ہے کہ گھر اجڑ گیا بال بچوں کا کیا بنے گا۔ وہ رجوع کیلئے تقلید کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ تقلید بذریعہ ہدایہ شریف فتویٰ دیتی ہے کہ اپنی بیوی کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کرو۔ وہ مرد اس سے ازدواجی تعلقات قائم کرے پھر تو اس سے طلاق لے اور اس کو از سر نو اپنے نکاح میں لے آ۔ وہ مقلد اس بے حیائی اور بے غیرتی کے طریق حلالہ پر ہزار پیچ وتاب کھاتا ہے شرم سے منہ چھپاتا ہے مگر تقلید کہتی ہے (اے مقلد) اگر تو نے اپنی بیوی کو حاصل کرنا ہے تو کوئی میرج داتا تلاش کر! مقلد کہتا ہے کہ صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ایک وقت میں تین طلاقیں ایک رجعی کے حکم میں ہیں لہذا رجوع ہو سکتا ہے تقلید کہتی ہے حدیث تو دلیل ہے اور تو مقلد ہو کر دلیل کی بات کرتا ہے حدیث کا نام لیا تو غیر مقلد ہو جاؤ گے آخر مقلد حیا نا آشنا ہو کر اس ملعون حلالے کا کڑوا گھونٹ پی لیتا ہے (مثالیں موجود ہیں)

دیکھنا جناب مولوی محمد ولی صاحب! رسول اللہ ﷺ نے ایک وقت کی تین طلاقوں کو ایک رجعی قرار دے کر ''بھوکے'' مسلمان کیلئے ''غذا'' مہیا کی لیکن تقلید نے مسلمان مقلد سے وہ غذا چھڑا کر اسے حلالے کا سیمنٹ کھلا کے چھوڑا۔ کیا آپ اس تقلید پر نازاں ہیں۔ جو حدیثوں کو چھڑاتی اور ان کے خلاف قیاسی مسائل اور بے سند راویوں کا تلخابہ اجل پلاتی ہے۔ تعجب ہے کہ آپ اہل حدیثوں پر غیر مقلدوں کی پھبتی کستے ہیں جو عقل، شعور، دلیل، علم اور سند سے بات کرتے ہیں۔ جو قرآن اور حدیث کے نور میں گام فرسا ہیں۔ جن کے سامعہ کو قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں کوثر وتسنیم میں کہلاتی ہیں جن کی زندگی وادیوں کے عنبر فشاں گلزاروں میں محو خرام ہے۔

خبردار! ہم خاک نشینوں کو حقارت سے نہ دیکھو کہ ہم دولت لوح وقلم رکھتے ہیں۔

عجب کیفیتیں بخشی ہیں مجھ کو ان کے جلوؤں نے
نگاہ و دل کو میں جنت بداماں لے کے آیا ہوں

تقلید کی مذکورہ تعریف کی رو سے شیخ محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

''لا یطلق اسم العالم الاعلی اصول الحدیث وهم الائمه علی الحقیقة''

اہل حدیثوں کے سوا اوروں کو علماء کہنا زیبا نہیں (کہ ان پر علماء کا نام اطلاق نہیں پاتا) دراصل علماء اور ائمہ اہلحدیث ہی ہیں۔

کیونکہ اہل حدیث دلائل (قرآن وحدیث) کی روشنی میں چلتے ہیں اور مقلد صرف امام کے بے دلیل قول پر عمل کرتا ہے کیونکہ وہ جاہل ہے۔

تلویح مصری میں ہے:

'' فعلم المقلد لم یحصل من النظر فی الدلیل ''
مقلد کا علم کسی دلیل سے حاصل نہیں ہوتا۔ (صرف امام کا بے دلیل قول ہی اس کو کافی ہے)

اور سنیئے! توضیح تلویح کی شرح مرجانی میں ہے ''لیس التقلید بعلم ولا المقلد بعالم'' تقلید علم نہیں (بلکہ جہالت اور بے علمی ہے) اور مقلد عالم نہیں (بلکہ جاہل ہے)

کیا مولوی محمد ولی صاحب خود کو مقلد کہیں گے اور تقلید پر فخر کریں گے جب کہ تقلید بے علمی اور جہالت ہے اور عالم ہمیشہ غیر مقلد ہوتا ہے کیونکہ وہ قرآن اور حدیث کی دلیلوں پر چلتا ہے اور لوگوں کو چلاتا ہے پس اگر مولوی ہیں تو ضرور غیر مقلد ہیں، اور اگر مقلد ہیں تو تقلید کی فقہی تعریف کی رو سے جاہل ہیں۔

کرمک ِ ناداں طواف شمع سے آزاد ہو
اپنی فطرت کے تجلی زار میں آباد ہو

جناب مولوی صاحب! تقلید سے تو ائمہ اربعہ نے منع کیا ہے اور آپ تقلید کرتے ہیں۔ یہ ائمہ کی مخالفت کیوں؟ سنئے حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"اذا قلت قولا وفان النبی ﷺ قال خلاف قولی فما یصح من حدیث النبی ﷺ اولی فلا تقلدونی" (عقد الجید)

امام شافعیؒ نے فرمایا: جب میں کوئی مسئلہ بیان کروں اور رسول اللہ ﷺ نے میرے خلاف کیا ہو تو جو مسئلہ حدیث سے ثابت ہو وہی اولیٰ ہے پس میری تقلید مت کرو۔

"اذا رائتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث واضربو بکامی الحائط" (عقد الجید)

جب میرا کلام حدیث کے خلاف ہو تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر پٹک دو۔

"فقد صح عن الشافعی انه نهی عن تقلید و تقلید غیره" (عقد الجید)

بے شک حضر امام شافعیؒ سے ثابت ہو چکا ہے کہ انہوں نے اپنی اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

"حرام علی من لم یعرف کلامی ان یفتی بکلامی"

جب تک میرے کلام کی دلیل معلوم نہ ہو میرے کلام سے فتویٰ دینا حرام ہے۔ (میزان شعرانی)

جناب! حضرت امام صاحب تو اپنے بے دلیل قول سے فتویٰ دینا اور مسئلہ بتانا حرام فرماتے ہیں۔ اور مولوی محمد ولی مقلد قول بے دلیل پر چلتے اور لوگوں کو چلاتے ہیں کیا یہ حضرت امام علیہ الرحمۃ کی صریح مخالفت نہیں ؟

اب ہوس کی گرم بازاری ہے
عشق و الفت کے کاروبار کہاں

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

"اذا رائتم کلامنا یخالف ظاهرا الکتاب والسنة فاعملوا بالکتاب و السنة والضربوا بکلامنا الحائط"

جب دیکھو کہ ہمارے اقوال قرآن وحدیث کے خلاف ہیں تو قرآن اور حدیث پر عمل کرو اور ہمارے اقوال دیوار پر پٹک دو۔ (میزان شعرانی)

لیکن صد حیف مقلد خلافِ حدیث اقوال کو لیتا ہے اور احادیث کو دیوار پر پٹکتا ہے۔

وائے " نادانی "متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

تحفۃ الاخیار فی بیان الابرار میں ہے:

"قال الامام ابو حنیفہؒ لا تقلیدنی ولا تقلدن مالکا ولا غیره وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب و السنة "

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا میری تقلید نہ کرنا اور نہ امام مالک کی تقلید کرنا اور نہ کسی اور امام کی تقلید کرنا احکام دین وہاں سے لینا جہاں سے انہوں (اماموں) نے لئے یعنی کتاب وسنت سے۔

دیکھیے! حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ میری تقلید نہ کرنا یعنی میری رائے کا قلادہ (پٹا) گردن میں نہ ڈالنا لیکن مولوی محمد ولی صاحب گردن کو آگے آگے کرتے ہیں کہ میں ضرور اپنے گلے میں قلادہ ڈالوں گا۔ گردن میں امام کی رائے کا پٹا ڈال کر رسی امام صاحب کے ہاتھ میں پکڑاؤں گا حیرانگی اس بات پر ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ہرگز ہرگز اپنی زندگی میں کسی کی گردن میں پٹا نہیں ڈالا لیکن مقلد ہیں کہ یہ تصور میں ہی پٹے کی رسی امام صاحب کے ہاتھ میں تھما رہے ہیں اور ان کی مخالفت میں تقلید کئے جا رہے ہیں۔

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے ائمہ کے ارشادات پر (کہ کسی کی تقلید نہ کرنا) صرف اہل حدیث ہی عمل کرتے ہیں اور وہ تقلید نہیں کرتے۔ مولوی محمد ولی صاحب اور دوسرے مقلدین آئمہ اربعہ کے پکے مخالف ہیں جو ان کے حکم کے خلاف تقلید کا رسا گلے میں ڈالے ہوئے ہیں اور اسے پھولوں کا ہار سمجھے ہوئے ہیں۔

یوں تو ہر روز نئے دشمن جاں ملتے ہیں
تیرے انداز مگر ان میں کہاں ملتے ہیں

جناب مولوی محمد ولی صاحب ! تقلید پر آپ فخر کرتے ہیں۔ حضرت شیخ سعدیؒ جو علم وادب اور اخلاق و دانش کے امام ہیں اور اس بارے میں عالمی شہرت رکھتے ہیں فرماتے ہیں۔

عبادت بہ تقلید گمراہی است
خنک رہروے راکہ آگاہی است

حضرت سعدیؒ کی روح پر اللہ سحاب رحمت برسائے انہوں نے کتنی سچی اور معقول بات بتائی ہے کہ تقلید کے ساتھ عبادت کرنا گمراہی ہے کیونکہ عبادت کے کام قرآن اور حدیث کی دلیل سے کرنے چاہیں نہ کہ اقوال بے دلیل سے کیونکہ بے دلیل، بے سند باتیں گمراہی کا سبب بن سکتی ہیں۔ آگے فرماتے ہیں اس مسافر کو مبارک ہو جو منزل سے آگاہ ہے یعنی روشنی میں چل رہا

ہے۔علامہ اقبالؒ جوساری دنیا میں مانے ہوئے فلسفی ہیں فرماتے ہیں

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خود کشی

رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

خودکشی (اگر چہ حرام اور موجب دوزخ ہے) سے آدمی ایک ہی بار میں ختم ہو جاتا ہے لیکن تقلید کی کند چھری ہمہ وقت مقلد کی گردن پر تازیست پھرتی رہتی ہے جس سے نجات نہیں ہے مگر اس صورت میں کہ زیر خنجر شخص غیر مقلد ہو جائے۔مولوی محمد ولی صاحب کو جتنی جلدی ہو سکے علامہ اقبال کے مشورہ سے تقلید کا پھندا گلے سے اتار دینا چاہیے کہ تقلید خودکشی سے بدتر ہے اور اس پر فخر کرنا ضمیر کی موت ہے۔

حافظ شیرازیؒ بھی مقلد کی بات نہ سننے کا ارشاد فرماتے ہیں ۔

بادہ خور غم مخور و پند مقلد مشنو

اعتبار سخن عام چہ خواہد بودن

کتاب وسنت کے خم سے بادہ پی اور بے غم ہو جا۔خبردار۔مقلد کی بات پر کان نہ دھر! پیر رومی مثنوی میں فرماتے ہیں:

آں مقلد صد دلیل و صد بیاں

برزباں آرد ندارد ہیچ جاں

مقلد گرسینکڑوں باتیں بنائے سب بے جاں ہیں کیونکہ بے دلیل ہیں۔

علم تقلیدی وبال جان ما است

عادی است و مانشنہ کان ما است

دین ہماری جان کیلئے وبال ہے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جسے کوئی کسی سے ادھاری ہوئی چیز کو اپنی سمجھ بیٹھتے

منکر آں باشد کہ تقلیدے بود

دین احمد را نہ تحقیقے بود

دین میں تقلید کرنیوالا اور تحقیق نہ کرنے والا منکر شرع ہے شرع کا منکر اس طرح ہوا کہ دانستہ حدیث چھوڑ کر اس کے خلاف امام کے بے دلیل قول پر عمل کرتا ہے یہ ہے تقلید جامد جو احادیث چھڑاتی اور اقوال پر عمل کراتی ہے

زآنکہ تقلید آفت ہر نیکوی است

کہ بود تقلید اگر کوہ قوی است

تقلید ہر بھلائی کیلئے آفت ہے گو بظاہر پہاڑ دکھائی دے دراصل گھاس کا ایک تنکا ہے۔علامہ ابن حزمؒ ارشاد فرماتے ہیں اور حق کی شمع جگاتے ہیں ۔

واهرب عن التقليد فهو ضلالة

ان المقلد فى سبيل الهالك

اور تقلید (جامد) سے بھاگ کہ وہ گمراہی ہے

بیشک مقلد ہلاکت کے راستے پر ہے۔

جانو،سوچو،سمجھو اور عقل کرو کہ بے شک تقلید جامد مقلد کو گمراہ کرنے والی ہے کہ مقلد حدیث کے مقابلہ میں قول پر اڑتا اور جمتا ہے۔

حجۃ اللہ میں ہے "فان هولآء الفقهاء كلهم قدنهوا عن التقليد هم و تقليد غيرهم"

بے شک تمام فقہا نے اپنی تقلید اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے۔

نہ معلوم مولوی محمد ولی صاحب نے ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء کے منع کرنے پر بھی کیوں تقلید کر رکھی ہے وہ تقلید جو قرآن ،حدیث اور ائمہ فقہاء کے نزدیک قابل استرداد اور زشت وزبوں ہے۔حیرت اس بات پر ہے کہ دنیا میں کوئی شخص کسی امر میں تقلید نہیں کرتا۔سکولوں اور کالجوں میں جو صدہا علوم پڑھائے جاتے ہیں سب عقل ،شعور ،سوچ سمجھ اور تحقیق پر مبنی ہیں۔تمام دست کاریاں، صنعتیں اور ایجادیں تحقیق کی مرہون منت ہیں سارا یورپ علم و عقل اور تحقیق کے بل بوتے پر پرواز کر رہا ہے روس امریکہ علم و آگہی کے سمندر کے تیراک ہیں ان پڑھ لوگوں تک ریز گاری دیکھ بھال کر کھری کر کے جیب میں ڈالتے ہیں لیکن تقلید کا اندھیر کھاتہ مذہب کے اندر صد حیف فرض (ضروری) قرار دیا گیا ہے۔سب کام دنیا کے آنکھیں کھول کر سوچ سمجھ کر کرو۔مگر مذہب کے اندر آنکھیں بند کر کے بغیر سوچے سمجھے ٹامک ٹوئیاں مارو گائے بیل کی طرح بے زبان بن کر رسا ایک شخص کے ہاتھ میں تھما دو وہ جدھر چاہے تمہیں لے جائے تم چلے چلو یہ ہے تقلید جس پر مولوی محمد ولی اور دوسرے مقلدین ایڑھی مار کر فخر کرتے ہیں۔

میں تو محمد ولی صاحب کو جب پکا سچا مقلد مانوں گا کہ اگر وہ بازار سے تیس روپے کا سودا خریدیں اور دکان دار کو سو روپے کا نوٹ دیں۔اگر دکاندار پانچ روپے واپس کرے،اور مولوی صاحب چپ چاپ جیب میں ڈال کر گھر آجائیں تو وہ ضرور مقلد ہیں اور اگر دکاندار کو کہیں بھائی مجھے تو ستر روپے چاہئیں تو مجھے پانچ روپے کیسے دے رہا ہے اور پھر وہ حساب کر کے دکاندار سے ستر روپے واپس لیں تو مولوی صاحب پکے غیر مقلد ہیں۔

جب چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے ،کھانے پینے ، سونے جاگنے ، باتیں کرنے اور لین دین اور معاملات میں

باقی صفحہ 24 پر